

## 148441-اپنے دوستوں کو برے الاقابات سے بلاتا ہے اور دوست بھی اس پر غصہ نہیں ہوتے

سوال

عام طور پر میں اپنے لئکھوئیے دوستوں کو ایسے ناموں اور القاب سے پکارتا ہوں کہ اگر کوئی باہر کا آدمی سنے تو وہ یہ سمجھے گا کہ ہم دوست نہیں دشمن ہیں، ان القاب میں "اوے گدھے" اور "اوے پاگل" جیسے الفاظ بھی شامل ہوتے ہیں، میرے تمام دوست اسے معمول کی پہنچ سمجھتے ہیں ہم میں سے کوئی بھی ان پر ناراض نہیں ہوتا، چنانچہ وہ بھی مجھے یہی کچھ کہتے ہیں تو میں بھی ناراض نہیں ہوتا، اور جس وقت ہم یہ الفاظ استعمال کر رہے ہوتے ہیں تو ہم واقعی کسی کو گدھا یا پاگل نہیں سمجھ رہے ہوتے، بس یہ الفاظ اب ہماری زبان پر چڑھ چکے ہیں، تو کیا ہمارے اس کام میں کوئی شرعی مخالفت ہے؟ آپ اس بارے میں ہمیں رہنمائی دیں۔

پسندیدہ جواب

مومن کو چاہیے کہ اپنی زبان سے اچھی باتیں کیا کرے، بری اور گندی باتوں سے اپنے آپ کو بچائے، سنن ترمذی: (1977) میں سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مومن شخص بہت زیادہ طمعنے دینے والا، بہت زیادہ لعنت کرنے والا، گالیاں دینے والا اور بے حیانی کی باتیں کرنے والا نہیں ہوتا۔) اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابو داؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث میں مذکور "مومن نہیں" کا مطلب ہے کہ کامل مومن نہیں ہے۔  
بہت زیادہ طمعنے دینے والا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کو ان کی عزت، آبرو اور اخلاقیات کے متعلق طمعنے دیتا ہے۔

گالیاں دینے والا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کو بر اجلا کھاتا ہے۔

عربی لفظ: "النَّذِيْءِ": اس کا ایک مضموم یہ بیان کیا گیا ہے کہ: جو شخص لوگوں کو اپنی زبان سے اذیت دے، تو ایسی صورت میں یہ حدیث کے عربی لفظ: "الْفَاجِحِ" کے ہم معنی ہے۔ "دیکھیں: تحشیۃ الاحوڑی

اگر کوئی شخص ان برے الاقاب سے غصہ نہیں ہوتا تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ الفاظ برے نہیں میں، مومن کوہر قسم کے برے الاقاظ اور بے حیانی سے دور رہنا چاہیے۔

واللہ اعلم